مرزا؎ کی پیشگوئی اپنی دار کے متعلق

اس مضمون کے گذشتہ دو نمبر مرقع میں آچکے ہیں آج یہ تیسرا عنوان ہے اس کے متعلق مرزا صاحب کا فرضی نامہ نگار لکھتا ہے :-

"پہلا امر جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طاعون مسیح موعود کا ایک نشان ہے یہ ہے کہ مسیح موعود نے اپنے نفس کے متعلق اور اپنے گھر کے متعلق بار بار یہ پیشگوئی شائع کی ہے کہ نہ صرف میں بلکہ ہر ایک شخص جو میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہتا ہے طاعون سے محفوظ رہیگا۔ تا لوگوں پر ظاہر ہو کہ طاعون میرے لئے بطور نشان کے ظاہر ہوئی ہے۔ آپ کی اس پیشگوئی کی بنیاد ایک الہام پر ہے جو حسب ذیل ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر میں رہتا ہے میں اس کی حفاظت کرونگا۔ ہم روزمرہ اس پیشگوئی کی صداقت کا مشاہدہ کر رہے ہیں قادیان میں ایک سے زیادہ دفعہ طاعون نمودار ہوئی یہانتک کہ وہ مکان بھی طاعون سے موثر ہوئے جو آپکے گھر کے بالکل متصل ہیں مگر آپکے گھر میں جسقدر لوگ رہتے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب محفوظ رہے۔ آپ کا گھر ہر وقت بھرا رہتا ہے کیونکہ اس میں نہ صرف آپکی اہل و عیال بود و باش رکھتے ہیں بلکہ اور بھی بہت سے لوگ بمعہ اپنے بیوی بچوں کے آپکے مکان کے اندر رہتے ہیں۔ طاعون کے دنوں میں آپ کبھی اپنے مکان کو نہیں چھوڑتے بلکہ اپنے احباب کو بھی جہانتک ممکن ہو اپنے مکان میں جگہ دیتے ہیں تا وہ بھی خدا کی خاص حفاظت سے حصہ لیں۔ علاوہ اس کے طاعون کے ایام میں گرد و نواح کے لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور آپ کی مسجد مبارک جو آپکے مکان کا ایک حصہ ہے ایسے لوگوں سے بھری رہتی ہے جو طاعون زدہ علاقوں سے آتے ہیں تا آپ کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپکے ساتھ مصافحہ کریں اور اپنے لئے دعا کرائیں لیکن باوجودیکہ آپکے گھر کے اندر اور مسجد میں آدمیوں کا ہجوم رہتا ہے آپ کا مکان خدا تعالیٰ کے فضل سے محفوظ چلا آتا ہے اور احمد نے بارہا یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کسی کو اس نشان میں جو آپکے مکان

؎ مرزا اور اس کی حواریوں کی چالبازیں مضمون ہذا اور اس سے اگلے مضمون سے بخوبی معلوم ہونگی (منہ)

کی حفاظت کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ شک ہو تو وہ اپنے لئے اور اپنے گھر میں رہنے والوں کے لئے ایسی ہی حفاظت کا اعلان کرے اگر وہ ایسا کریگا تو یقیناً خدا تعالیٰ اُسکو اور اُس کے گھر کو تباہ کریگا تا سچ اور جھوٹ میں تمیز ہو اور یہ ثابت ہو جاوے کہ مسیح موعود اور اُس کے گھر والوں کی حفاظت واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے اور خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہے۔ ممکن ہے کہ بہت سے مکانات طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں مگر صرف محفوظ رہنا اور امر ہے اور حفاظت کا قبل از وقت اعلان کرنا اور اُس اعلان کے مطابق محفوظ رہنا یہ اور امر ہے کیونکہ پہلی صورت میں کوئی نشان نہیں مگر دوسری صورت اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے۔ میں پہلے براہین احمدیہ کے ایک الہام من دخل مکان امنا کا ذکر کر آیا ہوں۔ یہ الہام بھی اسی حفاظت کے متعلق ہے جسکا انی احافظ کل من فی الدار میں وعدہ دیا گیا ہے۔" (ریویو بابت اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۸۷)

جواب۔ اس عبارت میں آپ نے چار دعوے کئے ہیں (۱) قادیاں میں کئی ایک دفعہ طاعون ہوا۔ (۲) مرزا صاحب نے اپنا مکان نہیں چھوڑا (۳) مرزا صاحب کا مکان محفوظ رہا۔ (۴) کسی نے مرزا صاحب کی طرح اپنے مکان کے محفوظ رہنے کا اعلان نہیں کیا۔

امر اوّل کی بابت تو ہمیں بحث نہیں اور اگر ہے تو آئندہ مضمون "قادیان میں طاعون" میں کرینگے۔ اور دوئم کی بابت اتنا کافی ہے کہ مرزا صاحب طاعون سے خوف زدہ ہو کر مدتوں آبادی سے باہر باغ میں رہے اور ملنے جلنے میں بڑی احتیاط کرتے تھے پھر معلوم نہیں ایسے سفید جھوٹ سے کیا فائدہ۔ امر سوم کی بابت ایک حوالہ بتلانا ضروری ہے جس میں مرزا صاحب نے اپنے مکان کی توسیع فرمائی ہوئی ہے۔ غور سے سنئے! مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنے ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اُسکو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی

گھر میں داخل ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱)

اس تشریح کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ بتلائیے آپ کا کوئی راسخ الاعتقاد طاعون سے مرا یا نہیں؟ مختصر سی فہرست مشہور مشہور مریدوں کی ہم بتلاتے ہیں۔

(۱) محمد افضل اڈیٹر البدر قادیان۔ قاضی امیر حسین ساکن قادیان کا بیٹا۔ مولوی برہان الدین جہلمی۔ مولوی جمال الدین ساکن سیدوالہ ضلع منٹگمری۔ حکیم فضل الٰہی لاہوری جان محمد امرتسری۔ مرزا افضل بیگ مع تمام کنبہ ساکن پٹی ضلع لاہور وغیرہ۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ میرے مریدوں میں طاعونی اموات کثرت سے ہونے لگی ہیں تو آپ نے ایک سرکلر دیا کہ ہماری جماعت میں جب کوئی طاعون سے مرے تو اُس کی لاش سے بہت دور رہو اور اُس کو بے جنازہ پڑھے دفن کردو کیونکہ وہ شہید ہے۔ (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء) واہ سبحان اللہ۔ ایک زمانہ تھا کہ طاعون سے مرنے کو کتوں کی موت فرماتے تھے لیکن جونہی اپنے مریدوں پر طاعون کا حملہ دیکھا تو جھٹ انکو شہید بنا دیا۔ شاید اسی سے یہ مثل مشہور ہوئی ہے کہ "لہو لگا کر شہیدوں میں ملے"۔ امر چہارم کی بابت اتنا ہی کافی ہے کہ تمہاری طرح کسی کا دماغ بگڑا ہوتا یا احمقوں کو دام میں لاکر روپیہ بٹورنا منظور ہوتا تو وہ بھی کوئی ایسا اعلان کرتا۔ بغیر اس کے کسی کو کیا دردِ سر تھا۔ کہ ایسے اعلان کرکے آخر کار تمہاری طرح ندامت اُٹھاتا اور لوگوں سے سُنتا کہ ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری اُن کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

مرزا صاحب کی مثال بعینہٖ اُس عورت کی طرح ہے جو اپنی سوکن کو جلانے کے لئے اپنی ناک کٹوا کر کہتی پھرے کہ میں ایسی بابرکت ہوں کہ اپنی ناک میں نے خود کٹوائی ہے کیوں نہیں کوئی میری طرح ایسا کرتا ✦

احمد کی پیشگوئی قادیاں کے متعلق

اس عنوان سے مرزا صاحب نے یا اُن کے نامہ نگار نے مندرجہ ذیل تحریر شائع کی ہے۔ آپ کہتے ہیں "دوسرا امر جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طاعون مسیح موعود کے لئے بطور نشان کے بھیجی گئی ہے مسیح کی پیشگوئی قادیاں کے قریہ

کے متعلق ہے - آپ کے الہامات آپ کے گاؤں کے متعلق حسب ذیل ہیں:-
(۱) انہ اوی القریۃ - یعنی خدا تعالیٰ نے اس گاؤں کو ہلاکت سے بچا لیا (۲) لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو یہ گاؤں نابود کر دیا جاتا (۳) انی احافظ کل من فی الدار (یعنی میں ہر ایک شخص کی جو اس گھر میں رہتا ہے حفاظت کرونگا - لفظ اوی جو پہلے الہام میں آیا ہے اُس سے ایسی پناہ اور حفاظت مراد ہوتی ہے جو تکلیف میں مبتلا ہونے کے بعد ملے - اس کی مثال قرآن شریف میں موجود ہے حضرت مسیح اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے واوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین یعنی ہم نے ان دونوں کو ایک ایسے ٹیلے (یعنی اونچی اور پہاڑی زمین) میں جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ تھی اور جہاں چشمے اور نہریں بہتی تھیں اس میں ملک کشمیر کی طرف اشارہ ہے جہاں حضرت مسیح نے صلیب کے دردناک واقعہ کے بعد پناہ حاصل کی - اب کس کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح واقعی ایک مصیبت میں گرفتار ہوئے اور تکلیف اُٹھائی اور اُنکو سخت درد اور دکھ اُٹھانے کے بعد پناہ دیگئی - یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آیا ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا تعالیٰ نے تم کو یتیم پا کر پناہ نہیں دی - یہاں بھی لفظ آوی ایسی پناہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو ایک ابتلا کے بعد دیگئی - اِن مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لفظ آوی ایسی صورت میں استعمال ہوتا ہے جب پہلے ایک ابتلا اور تکلیف پہونچے اور اس کے بعد پناہ دی جاوے اب یہی لفظ پہلے الہام یعنی انہ اوی القریۃ میں قادیاں کے متعلق استعمال کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیاں میں طاعون کا آنا ضروری تھا کیونکہ اگر قادیاں طاعون سے بالکل محفوظ رہتی تو لفظ اوی اسپر صادق نہیں آسکتا تھا - اس طرح لفظ اوی میں دو پیشگوئیاں تھیں ایک یہ کہ قادیاں میں طاعون نمودار ہوگی - دوم یہ کہ قادیاں طاعون میں مبتلا ہونے کے بعد ہلاکت سے بچا لیا جائیگا - اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ بہت سے گاؤں ایسے بھی ہیں جو طاعون سے بالکل نابود* کئے جائیں گے اور قادیاں بھی اس قابل تھا کہ انہیں دیہات کی طرح طاعون سے بالکل نابود کر دیا جاتا - مگر خدا تعالیٰ مسیح موعود کی خاطر حسب مفہوم لفظ

* ایسا گاؤں کوئی بتلا سکتے ہو؟ (اڈیٹر)

اوی طاعون میں مبتلا کرنے کے بعد اُسکو اپنی پناہ میں لے لیگا - یہ بھی یاد رکھنا چاہئے - کہ لفظ اوی کی یہ تشریح بعد میں نہیں سوجھی بلکہ قبل از وقت اس لفظ کے معنے کھولکر بیان کر دئیے گئے تھے اور یہ بتلا دیا گیا تھا کہ اس لفظ کے مفہوم کے رُو سے ضرور ہے کہ قادیاں میں طاعون نمودار ہو مگر خدا تعالیٰ اُسکو ہلاکت سے بچا لیگا دیکھو کتاب دافع البلاء صفحہ ۵ - باقی کے دو الہام بھی اسی نتیجہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں چنانچہ دوسرا الہام یہ ہے لولا الاکرام لہلک المقام یعنی اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو یہ مقام اس قابل تھا کہ بالکل نابود کر دیا جاتا کیونکہ یہ نہائیت ہی سخت اور بدکار دشمنوں کا مقام ہے - تیسرے الہام یعنی انی احافظ کل من فی الدار سے بھی یہی پایا جاتا ہے خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ تیرا گھر طاعون سے محفوظ رہیگا صاف بتلا رہا تھا کہ اس گاؤں میں طاعون آنے والی ہے کیونکہ اگر کل گاؤں ہی طاعون سے کلی طور پر محفوظ رہنا تھا تو ایک گھر کی تخصیص کے کیا معنے ایک اور بات بھی قابل غور ہے جو لفظ گاؤں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے وہ آوی ہے اور جو لفظ خاص دار کے واسطے استعمال کیا گیا ہے وہ احافظ ہے ان دو الہاموں میں دو مختلف لفظوں کا استعمال کرنا توجہ کے قابل ہے - جو لفظ خاص دار کے واسطے استعمال کیا گیا ہے اُس کے معنے کامل حفاظت کے ہیں اور جو لفظ عام گاؤں کیواسطے استعمال کیا گیا ہے اُس کے معنے ایسی حفاظت کے ہیں جو مصیبت کے بعد دی جاوے - ایک اور الہام میں جو دار کے متعلق ہے امن کا لفظ آیا ہے اور لفظ احافظ اور امن دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے یعنی پوری طور پر بچایا جانا بغیر مصیبت میں مبتلا ہونے کے - عام گاؤں کے متعلق اِن دونوں لفظوں میں سے کوئی بھی استعمال نہیں کیا گیا برخلاف اس کے گاؤں کے متعلق ایک ایسا لفظ استعمال کیا گیا ہے جسمیں مصیبت میں مبتلا ہونا اور پھر بچایا جانا پایا جاتا ہے سو اس لفظ کے مفہوم کے مطابق قادیاں طاعون میں مبتلا ہوا مگر تھوڑے سے عذاب کے بعد بچا لیا گیا۔" (ریویو بابت اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۸۴)

جواب - اس ساری عبارت کا زور صرف اوی القریۃ کے الہام پر ہے - مناسب ہے کہ پہلے ہم اس الہام کی تفسیر اور تشریح مرزائی پارٹی بلکہ خود مرزا صاحب کے پیش امام مولوی عبدالکریم آنجہانی کی ایک تحریر سے ناظرین کو

چوہکی داڑہی میں تنکا صفحہ ۱۸ پر مولوی عبدالکریم کا مضمون دیکھئے کہ بعد میں سوجھی ہے یا پہلے (اڈیٹر)

دکھاویں۔ مولویصاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبریٰ کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیگا اور اپنی جماعت کے علاوہ آجکہ ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع۔ کفار۔ مشرک اور دین حق سے ہنسی والے ہیں خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایۂ شفاعت میں لے لیا ہے جیسے کہ برسوں اس سے قبل خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں خبر دی تھی کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی خدا انکو عذاب سے ہلاک نہ کریگا جبکہ تو انکے درمیان ہے × اس ایکلے صادق کی طفیل قادیاں کو جمیع اقسام اقسام کے لوگ تھے اپنی خاص حفاظت میں لیا حضرت اقدس مسیح موعود نے انہ اوی القریۃ کے الہام میں وہ نشان دکھایا ہے جس نے قادیانکی خلوق کو اپنی حفاظت اور عاطفت کے پروں کے نیچے لیکر حضرت موصوف کا منجی اور نفع رسان خلائق ہونا ثابت کر دیا × غور کا مقام ہے کہ قادیاں سے دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون تاخت و تاراج کر رہی ہے اور قادیاں ایک جزیرہ کی طرح اس موجزن خونخوار سمندر میں بن رہا ہے اور روک اور سامان کا کوئی قہری اور جبری سامان نہیں"

(الحکم ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء) (مختصر مطلب یہ کہ قادیاں کے تمام لوگ طاعون سے محفوظ رہینگے)

ناظرین! اس زوردار تحدی کو دیکھئے اور نامہ نگار مذکور کا اقرار صفحہ ۱۳ وغیرہ پر پڑھیے کہ قادیاں میں ایک سے زیادہ دفعہ طاعون نمودار ہوئی وغیرہ۔ پھر بتلائیے کہ ان بھلے مانسوں کی کس بات کا اعتبار ہو؟ مرزائیو! آؤ تمہیں ایک اور مزے کی بات سنائیں۔ جب قادیاں میں طاعون کے ہونے کی خبر تصدیق ہو گئی تو خود بدولت مرزا صاحب (ہاں اسی مسیح موعود نے جس نے قادیاں کے تمام ہندو۔ مسلمانوں۔ دہریوں۔ مشرکوں بلکہ چوہڑے چماروں غرض ہر قسم کے لوگوں کو شفاعت کبریٰ سے محفوظ کر لیا تھا) اسی مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ:۔

"انہ اوی القریۃ میں قریۃ کا لفظ ہے قادیاں کا نام نہیں ہے اور قریہ قیر سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھکر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہوں اس میں ہندو اور چوہڑے بھی داخل نہیں ہیں کیونکہ وہ تو ہمارے ساتھ ملکر کھاتے ہی نہیں قریہ سے مراد وہ حصہ ہوگا جس میں ہمارا گروہ رہتا ہے"

(البدر نمبر ۱۔ جلد ۱ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء) (دیکھو چھٹی ہوئی قادیاں کا نام ہی نہیں فیصلہ ہوا)

مرزائیو! ان دونوں عبارتوں کو ملا کر ہمیں بتلاؤ کہ تکبر کے بدنتائج پر تم لوگ ابھی مطلع ہوئے یا نہیں؟ افسوس کہ خدا نے مرزا صاحب کی تبدیح اس دعویٰ میں بھی تکذیب فرمادی کہ خاص بلکہ اخص لوگوں میں اسی مسٹر افضل ایڈیٹر البدر کو، جنہوں نے الفاظ مرزا جی کے شائع کئے تھے طاعون سے ہلاک کیا۔ مرزائیو! سنتے ہو؟ ؎ حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے ❊ تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے ❊